خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ ہر حال میں اپنے نور کو کمال تک پہنچائے گا اگرچہ مخالف کراہت ہی کریں۔

خدا تعالیٰ وعدہ کر چکا ہے کہ وہ اپنے نور کو ضرور پورا کرے گا۔

اے قادر خدا اس زمانہ کو اپنی اپنی کتاب اور اپنی توحید کی طرف کھینچ لے

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۲۶ر جولائی ۲۰۰۲ء مطابق ۲۶ر وفا ۱۳۸۱ ہجری شمسی بمقام اسلام آباد۔ ٹلفورڈ (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

آج کا یہ خطبہ جس کے ساتھ جماعت احمدیہ انگلستان کے جلسہ سالانہ کا افتتاح بھی ہو رہا ہے- اللہ تعالیٰ کی صفت النور کے مضمون پر ہی مشتمل ہو گا-

اس صفت کا تذکرہ گزشتہ چند خطبات سے جاری ہے اور آئندہ بھی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا یہ ذکر چلتا رہے گا- اللہ تعالیٰ سورۃ الصّف کی آیت نمبر ۹ میں فرماتا ہے ﴿يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِئُوْا نُوْرَاللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ﴾ وہ چاہتے ہیں کہ اپنے منہ کی پھونکوں سے اللہ کے نور کو بجھا دیں گے حالانکہ اللہ ہر حال میں اپنا نور پورا کرنے والا ہے خواہ کافر ناپسند کریں-

حضرت زہری بیان کرتے ہیں کہ مجھے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ انہوں نے دوسرا خطبہ سنا جو آپ نے منبر پر بیٹھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی وفات کے اگلے روز ارشاد فرمایا تھا-

تو یہ بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سنت ہے کہ بیٹھ کر خطبہ پڑھیں۔ سو میں بھی آج بیٹھ کر ہی خطبہ پڑھ رہا ہوں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تشہد پڑھی جبکہ ابو بکرؓ بالکل خاموش تھے- حضرت عمرؓ نے کہا کہ مجھے امید تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم زندہ رہیں گے اور ہم سب کے بعد وفات پائیں گے۔ پس اگر محمدؐ فوت ہو گئے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان ایسا نور رکھ دیا ہے کہ اس کے ذریعے تم ہدایت پاتے رہو گے- اللہ تعالیٰ نے محمدؐ کو راہنمائی بخشی تھی کیونکہ ابو بکر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی اور غار میں بھی آپ کے ساتھ دوسرے فرد تھے۔ پس وہ یقیناً تمہارے امور کے متعلق مسلمانوں میں سب سے زیادہ اہل ہیں۔ پس اٹھو اور ان کی بیعت کرو۔ اس سے قبل سقیفہ بنی ساعدہ میں ایک گروہ آپ کی بیعت کر بھی چکا تھا۔ چنانچہ عام لوگوں کی بیعت منبر پر ہوئی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دن رات ختم نہیں ہوں گے یعنی قیامت تک نہیں آئے گی- یہاں تک کہ لات وعزّیٰ کی پھر پرستش کی جائے گی- میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ جب قرآن شریف کی یہ آیت اتری کہ "وہ خدا ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت دی اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ وہ اسے تمام دینوں پر اس دینوں کو غالب کرے خواہ مشرک اسے ناپسند ہی کریں"۔ تو میں یہ خیال کرتی تھی کہ یہ غلبہ مکمل اور دائمی ہے۔ آپ نے فرمایا: غلبہ جب تک خدا چاہے گا رہے گا۔ پھر خدا تعالیٰ خوشگوار ہوا چلائے گا اور وہ شخص جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو گا وفات پا جائے گا اور صرف وہ لوگ باقی رہ جائیں گے جن میں کوئی بھلائی نہیں وہ اپنے آباؤ اجداد کے مشرکانہ دین کی طرف لوٹ جائیں گے اور پھر لات و عزّیٰ کی دوبارہ پرستش شروع ہو جائے گی-

علامہ ابن حیان سورۃ الصّف کی آیت ﴿يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِئُوْا نُوْرَاللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ...... ﴾ کے متعلق لکھتے ہیں کہ ابن عباس کو ابن زید نے کہا کہ اطفائے نور سے مراد یہاں یہ ہے کہ وہ قرآن کا ابطال کریں گے اور اس کی تکذیب فوری طور پر کرنا چاہتے ہیں۔ سُدی کہتے ہیں کہ وہ اسلام کو کلام کے ذریعہ ردّ کرنا چاہتے ہیں۔ ضحاک کہتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ جھوٹی خبریں پھیلا پھیلا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہلاکت چاہتے ہیں۔ ابن انبار کہتے ہیں کہ وہ اپنی تکذیب کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے دلائل کو باطل کرنا چاہتے ہیں-

ابن عباس نے اس آیت کا شان نزول یہ لکھا ہے کہ وحی الٰہی چالیس دن تک موقوف رہی تھی- تو کعب بن اشرف نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ یہودیو خوشخبری ہو کہ اللہ نے محمد کے نور کو جو اس پر نازل ہوا کرتا تھا بجھا دیا ہے۔ اس نور کو مکمل نہیں کرنا چاہتا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غمزدہ ہو گئے چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی اور وحی الٰہی کا سلسلہ پھر جاری ہو گیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: "مخالف لوگ ارادہ کریں گے کہ خدا کے نور کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھا دیں۔ یعنی بہت سے مکر کام میں لاویں گے مگر خدا اپنے نور کو کمال تک پہنچائے گا اگرچہ کافر لوگ کراہت ہی کریں"۔

(نزول المسیح - روحانی خزائن جلد ۱۸ ص ۵۲۶)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام مزید فرماتے ہیں کہ "ناعاقبت اندیش نادان دوستوں نے خدا تعالیٰ کے اس سلسلہ کی قدر نہیں کی بلکہ یہ کوشش کرتے ہیں کہ یہ نور نہ چمکے۔ یہ اس کو چھپانے کی کوشش کرتے ہیں مگر وہ یاد رکھیں کہ خدا تعالیٰ وعدہ کر چکا ہے"۔

(الحکم مورخہ ۱۰ رمئی ۱۹۰۲ء ص ۵)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: "اس آیت میں تصریح سے سمجھایا گیا ہے کہ مسیح موعود چودھویں صدی میں پیدا ہو گا کیونکہ اتمام نور کے لئے چودھویں رات مقرر ہے"۔ (تحفہ گولڑویہ- روحانی خزائن جلد ۱۷- ص ۱۲۴)

اب منظوم کلام کا ترجمہ ہے: اے میرے دل! احمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد کر جو ہدایت کا سرچشمہ ہے اور دشمنوں کو فنا کرنے والا ہے۔ وہ اللہ کا نور ہے جس نے علوم کو نئے سرے سے زندہ کر دیا ہے۔ آج کمینہ کوشش کرتا ہے کہ اس کی ہدایت کو بجھا دے اور ٹھنڈا کر دے اور اللہ اس کے نور کو ظاہر کر دے گا کسی نہ کسی دن خواہ مدّت لمبی ہو جائے۔

(کرامات الصادقین- روحانی خزائن جلد نمبر ۷ صفحہ ۷۰)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید اپنے عربی کلام میں فرماتے ہیں-

کیا تو اس نور کو بجھاتا ہے جس کا ارادہ ہو چکا ہے۔ تیرا دونوں جہانوں میں ستیاناس ہو نور تو دونوں جہانوں میں روشن رہے گا۔ اب میں دیکھتا ہوں کہ تیرا سارے کا سارا منصوبہ برباد ہو گیا ہے۔ میرا رب ہر اس بات کی بڑائی کرتا ہے جسے تو چھپاتا ہے۔ عَلَّامُ الْغُيُوْب خدا تجھ کو بتائے گا

کہ جو کچھ تو چھپاتا رہا ہے وہ تیرے سامنے اس کو ظاہر کر دے گا جس کا تو آج انکار کر رہا ہے۔

حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب سرساویؓ بیان فرماتے ہیں کہ:

ایک دفعہ کا ذکر ہے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نماز ظہر سے فارغ ہو کر مسجد مبارک میں ہی تشریف فرما ہو گئے اور آپ نے دائیں ہاتھ میں اپنی پگڑ مبارک (پگڑی مبارک) کا شملہ پکڑ کر اپنی پیشانی مبارک پر رکھ دیا اور خاموش ہو کر بیٹھ گئے جیسے کوئی کسی گہری فکر میں ہو اور میں نے آپ کے پیر مبارک دبانے شروع کر دیئے۔ اور آپ کے خدام بھی آپ کی طرف منہ کر کے خاموش ہوئے بیٹھے رہے۔ پانچ سات منٹ خاموشی ہی رہی۔ آپ نے حضرت خلیفہ اولؓ کو مخاطب فرمایا: مولوی صاحب! افسوس آتا ہے اس نازک وقت کو بھی علماء نے نہ دیکھا کہ ہر طرف سے اسلام پر دشمنان اسلام نے تیر چلا کر اسلام کو زخمی کر دیا اور اسلام کے پاک اور مصفا منور چہرہ پر داغ لگا کر بھونڈے سے بھونڈے اعتراض کر کے لوگوں کو دکھلا رہے ہیں اور ان اعتراضوں کی وجہ سے سینکڑوں معمر مولوی اور مسلمان اسلام سے روگردانی کر کے دوسرے مذہب میں داخل ہو چکے ہیں اور خود اسلام کو گندے سے گندے اعتراضوں سے بدنام کر رہے ہیں۔.......... افسوس ہے ان علماء پر کہ انہوں نے اس وقت کے حالات پر بھی غور نہ کیا۔ اے غافلو! تم نے تو اسلام کی خبر بھی نہ لی۔ کیا خدائے تعالیٰ بھی تمہاری طرح سے ہی غافل تھا جو وہ اسلام کی خبر نہ لیتا۔ وہ غفلت سے پاک ہے اس لئے عین وقت پر خبر لی اور مجھے آسمانی پانی پلا کر اسلام کی حفاظت کے لئے بھیجا تا میرے ذریعہ اپنے اسلام کو زندہ کرے اور تمام مذاہب پر اسلام کی برتری کو ظاہر کرے۔ اور وہ اب میری ہی تائید کرے گا اور تمہاری روکوں کو وہ خود دور کرے گا۔ اور مجھے میرے مقصد میں اسی طرح کامیاب کرے گا اور مجھے ایسے ایسے مخلص بندے عطا کرے گا جو میرے مقصد کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دیں گے۔ اور میں نہیں کہتا بلکہ خدا خود بار بار مجھے تسلی دیتا ہے اور جو میں نے کہا ہے یہ اُسی کا کہا ہوا میں نے کہا ہے۔ پس جو پانی مجھے پلایا گیا ہے وہی پانی میرے مخلص دوستوں کو بھی پلائے گا۔ اور میرے مقصد کو جو پورا کریں گے اللہ تعالیٰ ان کی بھی تائید کرے گا اور کامیابیوں پر کامیابیاں ان کو عطا کرے گا کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کے ارادہ کو پورا کرنے والے ہوں گے۔

..........اے غافلو! تم بے شک زور لگا لو خدا نے بھی اب یہی ارادہ کیا ہے کہ میرے ذریعہ سے اسلام کو زندہ کرے اور تمام مذاہب پر اسلام کو غلبہ دے۔ کون ہے جو خدائے قادر کے ارادے کو بدل دے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں خدائے قادر کا اب یہی ارادہ ہے کہ دنیا کے تمام مذاہب پر اسلام کو غالب کرے۔ میں نے تمام مذاہب کے پیروؤں کو دعوت دی کہ آؤ اپنے مذہب کا مقابلہ اسلام کے ساتھ کرو مگر کوئی مقابلہ پر نہیں آیا۔ دنیا دیکھ لے گی اسلام ہی کے ذریعہ سے دنیا میں امن قائم ہو گا۔ اے نادانو! تم نے مجھے اسلام کا دشمن قرار دیا میں تو اسلام کا ادنیٰ خدمت گزار ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ادنیٰ غلام ہوں۔ میں اس مقدس کی خوبیوں کو دنیا کے اندھوں کو دکھلا کر اس پاک کے چہرہ کو منور کر کے دکھلانے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ اس سورج کے سامنے میں ایک ذرہ ہوں وہ میرا مطاع ہے۔ میں اس پاک کا مطیع ہوں۔ اسی کے نور سے مجھے خدائے تعالیٰ نے منور فرمایا میں اس پاک کی ہمسری کس طرح کر سکتا ہوں۔ ہاں میں نبی ہوں۔ میری نبوت اسی پاک نبوت (کے) ظاہر کرنے کے لئے ہے۔ میں اس کا ظل ہوں۔ ظل اپنے اصل سے جدا نہیں ہو سکتا"۔

(رجسٹر روایات صحابہؓ نمبر ۶- صفحہ ۸۶ تا ۸۹)

فارسی منظوم کلام کا ترجمہ:

جو میری روشنیوں پر ہاتھ ڈال رہے ہیں مجھے اس کا خوف نہیں بھلا وہ نور کب چھپ سکتا ہے جو خدا نے میری فطرت کو بخشا ہے۔ ان کے شور و غوغے سے میرے دل کو گھبراہٹ نہیں۔ صادق کبھی بزدل نہیں ہوتا خواہ قیامت کو دیکھے۔

مارچ ۱۸۸۲ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عربی زبان میں ہونے والے ایک لمبے الہام سے متعلقہ حصہ کا ترجمہ پیش کرتا ہوں:۔ "ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تیرے پر درود بھیجتے ہیں۔ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ خدا کے نور کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھا دیں مگر خدا اس نور کو نہیں چھوڑے گا جب تک وہ پورا نہ کرلیوے۔ اگرچہ منکر کراہت کریں۔ ہم عنقریب ان کے دلوں میں رعب ڈال دیں گے۔ جب خدا کی مدد اور فتح آئے گی سارا زمانہ ہماری طرف رجوع کرے گا اور کہا جائے گا کہ یہ سچا تھا"۔

(براہین احمدیہ - روحانی خزائن جلد اول صفحہ ۲۶۶ حاشیہ درحاشیہ نمبر ۱)

آپ کو عربی میں ایک الہام ہوا۔

ان کو کہہ دے کہ اے منکرو! میں صادقوں میں سے ہوں۔ اور کچھ عرصے کے بعد تم میرے نشان دیکھو گے۔ ہم انہیں کے اردگرد اور خود انہیں میں اپنے نشان دکھائیں گے۔ حجت قائم کی جائے گی اور فتح کھلی کھلی ہو گی۔ خدا تم میں فیصلہ کر دے گا۔ وہ کسی جھوٹے حد سے بڑھنے والے کا رہنما نہیں ہوتا۔ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نور کو بجھا دیں۔ مگر خدا اُسے پورا کرے گا اگرچہ منکر لوگ کراہت ہی کریں۔ ہمارا ارادہ ہے کہ کچھ اسرار تیرے پر آسمان سے نازل کریں۔ اور دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیں۔ اور فرعون اور ہامان اور اُن کے لشکروں کو وہ باتیں دکھا دیں جن سے وہ ڈرتے ہیں۔ ......وہ خدا جو رحمان ہے وہ اپنے خلیفہ سلطان کے لئے مندرجہ ذیل حکم صادر کرتا ہے کہ اس کو ایک ملک عظیم دیا جائے گا اور خزائن علوم و معارف اس کے ہاتھ پر کھولے جائیں گے۔ اور زمین اپنے رب کے نور سے روشن ہو جائے گی۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے اور تمہاری آنکھوں میں عجیب"۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد نمبر ۳ صفحہ ۵۲۲)

الہام ۱۸۹۳ء بَشَّرَنِیْ رَبِّیْ وَ قَالَ اِنِّیْ سَاُوْتِیْكَ بَرَكَةً وَاُجْلِیْ اَنْوَارَهَا حَتّٰی یَتَبَرَّكَ بِثِیَابِكَ الْمُلُوْكُ وَالسَّلَاطِیْنَ۔ میں تجھے برکت دوں گا اور اس کے انوار کو روشن کروں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

(تحفہ بغداد روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۲۱)

۱۸۸۲ء کے عربی الہام سے کچھ حصے کا ترجمہ۔ خدا عرش پر سے تیری تعریف کر رہا ہے ہم تیری تعریف کرتے اور تیرے پر درود بھیجتے ہیں۔ لوگ چاہتے ہیں کہ خدا کے نور کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھا دیں مگر خدا اس نور کو نہیں چھوڑے گا جب تک پورا نہ کرلے اگرچہ منکر کراہت کریں۔ ہم عنقریب ان کے دلوں میں رعب ڈالیں گے جب خدا کی مدد اور فتح آئے گی اور زمانہ ہماری طرف رجوع کرے گا تو کہا جائے گا کہ کیا یہ سچ نہ تھا جیسا کہ تم نے سمجھا۔

(تذکرہ صفحہ ۳۸ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

۱۹۰۰ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عربی میں ایک اور الہام ہوا: یہ تیرے رب کی رحمت سے ہے۔ وہ اپنی نعمت کو تجھ پر پورا کرے گا تا کہ مومنوں کے لئے نشان ہو۔ اللہ تعالیٰ کئی معرکوں میں تیری نصرت کرے گا اور اللہ اپنا نور پورا کرے گا اگرچہ کافر ناپسند کریں۔ اور وہ

مکر کرتے ہیں اللہ انہیں ان کے مکر کی سزا دے گا۔ اللہ سب سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔ دیکھو اللہ تعالیٰ کی رحمت تجھ سے قریب ہے اس کی مدد تجھ سے قریب ہے۔

(تذکرہ صفحہ ۳۷۵ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

۱۹۰۰ء کا الہام ہے اِنِّی حَاشِرٌ کُلَّ قَوْمٍ یَأْتُوْنَکَ جُنُبًا وَاِنِّی اَنَرْتُ مَکَانَکَ. تَنْزِیْلٌ مِّنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْم۔ میں ہر ایک قوم میں سے گروہ کے گروہ تیری طرف بھیجوں گا میں نے تیرے مکان کو روشن کیا۔ یہ اس خدا کا کلام ہے جو عزیز اور رحیم ہے۔

(اربعین نمبر ۳ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۲۳۔۴۲۴)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں دعا پر یہ خطبہ کرتا ہوں۔

"اے قادر خدا! اے اپنے بندوں کے رہنما! اب اس زمانہ کو اپنی طرف اور کتاب کی طرف اور اپنی توحید کی طرف کھینچ لے کفر اور شرک بہت بڑھ گیا اور اسلام کم ہو گیا۔ اب اے کریم! مشرق اور مغرب میں توحید کی ایک ہوا چلا اور آسمان پر جذب کا ایک نشان ظاہر کر۔ اے رحیم! تیرے رحم کے ہم سخت محتاج ہیں اے ہادی! تیری ہدایتوں کی ہمیں شدید حاجت ہے۔ مبارک وہ دن جس میں تیرے انوار ظاہر ہوں۔ کیا نیک ہے وہ گھڑی جس میں تیری فتح کا نقارہ بجے۔ آمین" ('آئینہ کمالات اسلام' روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۱۳ حاشیہ در حاشیہ)